U168 - Date 6-1-10

Title - KHULASATUL MANTIQ.

Creator - Devi Prashad.

Publisher - Munshi Nawal Kishore Press. (Lucknow)

Date - N.A.

Pages - 15.

Subject - N.A.

بعون صانع بے نیاز و بفضل خلاق زمین و زمان
خلاصة المنطق
مطبع منشی نولکشور میں بطبع مزین مقبول اہل جہان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وسپاس بیرون از حد وقیاس اوس عالم مطلق اور قدیم برحق کو سزاوار ہے کہ علم حصولی بھی جسکے حضور مین حضوری ہے اور
تصورات وتصدیقات نظری بھی جسکی نظر مین بدیہی ۔ جملہ مصنوعات اجسام واجرام اوسکی ثبوت ذات پر بدلالت عقلی برہان
قاطع ہین اور کل اشکال کلی وجزئی عالم علوی وسفلی اوسکی قدرت وصنعت پر حجت ساطع ۔ نتیجہ اس قضیہ کا اور ما حصل اس مقدمہ کا
یہہ ہے کہ وہی اس دورۂ دور دوار کی ابتدا ہے اور وہی اس سلسلۂ تسلسل گردش زمان کی انتہا اما بعد بندۂ ہیچمدان
ہیچمدخوان دبستان علم وہنر از دقائق علوم وفنون محض بےخبر ناقص الاستعداد دیبی پرشاد ساکن بدایون صاحبان
علم وفہم کی خدمت مین عرض رسا ہے کہ چونکہ علم منطق مین کوئی رسالہ زبان اردو مین اب تک احقر کی نظر سے نہین گذرا
اور اسی سبب سے اکثر طلبا اس علم سے محروم ہین اور یہہ علم ایسا اشرف اور انفس ہے کہ محتاج الیہ جملہ علوم کا ہے لہذا یہہ
رسالہ فن مذکور مین بزبان اردو ترتیب دیکر خلاصة المنطق سے موسوم کیا ۔ سہو وخطا کی نسبت ناظرین سے امید
عفو وعطا ہے اور یہہ رسالہ مشتمل ہے مقدمہ اور دو باب پر اور ہر باب پانچ فصل پر مقدمہ مخفی نرہے کہ منطق کہ مدون اوسکا
ارسطاطالیس حکیم ہے ایک علم ہے جسکے ذریعہ سے فکر صحیح اور فکر فاسد مین تمیز ہوسکتی ہے اور فکر مراد توجہ ذہن سے ہے مبادیات سے
مطالب کی طرف اور ذہن عبارت قوت مدرکہ سے ہے کہ ادراک کلیات وجزئیات کا اوس سے متعلق ہے اور قوت مدرکہ
مثل آئنہ کے ہے کہ صور محسوسات ومعقولات جملہ اوسمین منقش ہوتے ہین اور قوت مدرکہ جو کچھہ ادراک کرتی ہے
اوسکو علم کہتے ہین اور وہ دو قسم ہے حضوری اور حصولی حضوری وہ جسمین جاننا اور جاناگیا دونون ہون اور وہ
دو قسم ہے حضوری قدیم اور حضوری حادث حضوری قدیم جیسے علم اللہ جلشانہ کو اپنی ذات کا حضوری حادث
جیسے انسان کو علم اپنی ذات کا اور علم حصولی حصول صورت کے ساتھہ ہوتا ہی یعنے وہ نسبت جو درمیان عالم ومعلوم
کہ علحدہ علحدہ اور جدا جدا ہون واقع ہو اور علم حق سبحانہ تعالی کا اور اشیا کے ساتھہ سوا اپنی ذات وصفات کے

حسب مذہب معلم اول ارسطو اور معلم ثانی ابی نصر فارابی اور شیخ رئیس ابن سینا وغیرہ کی علم حصولی ہے مگر محققین
فلاسفہ کے نزدیک حضوری اور دلائل اور وجوہ ابطال مذہب ارسطو و فارابی کے شرح سلم مین مذکور ہین اور علم حصولی
بھی قدیم اور حادث ہے قدیم جیسے علم جناب باری کا بقول بعض اور علم مجردات کا اور اشیا کے ساتھہ حادث
جیسے علم ہمارا حیوانات اور اشجار کی نسبت اور علم دو حالت سے خالی نہین تصور یا تصدیق تصور کسی چیز کا خیال
کرنا ہے بغیر حکم کے مثل تصور کسی شخص یا چیز کے اور اگر اوسمین حکم بھی ہو یعنی نسبت ایک چیز کی دوسری چیز کے
ساتھہ اوسکو تصدیق کہتے ہین خواہ حکم بالایجاب ہو جیسے زید فاضل ہے ایجاب مراد اثبات سے ہے خواہ
حکم بالسلب ہو جیسے زید فاضل نہین ہے سلب مراد نفی سے ہے اور تصدیق مین ہونا اعتقاد کا ضرور ہے ورنہ
شک و وہم و خیال ہوگا یعنی جب تک زید کا فاضل ہونا مثال اول مین اور نہونا دوم مین اعتقاد نہ کیا جاوے تصدیق
نہین ہو سکتا چونکہ تصدیق کئی جزو سے مرکب ہے جزو اول کو جیسے زید ابو نصر فارابی نے موضوع نام لکھا ہے اور جزو
ثانی کو جیسے لفظ فاضل محمول اور جزو سوم کو جیسے نسبت فضل کی طرف زید کی نسبت حکمیہ اور تصور و تصدیق دونو
دو دو قسم ہین بدیہی و نظری بدیہی کو ضروری اور نظری کو کسبی بھی کہتے ہین بدیہی وہ کہ بے تامل خود بخود حاصل ہو
جیسے تصور گرمی سردی سیاہی سفیدی کا اور تصدیق اس بات کی کہ آگ گرم ہے اور پانی سرد یا آفتاب روشن
ہے نظری وہ کہ حصول اوسکا بغیر تامل و برہان و دلیل کے نہو سکے جیسے تصور روح و فرشتہ و جن و حور و شیطان کا
اور جیسے یہہ تصدیق کہ خداوند تعالی قدیم ہے اور زمانہ حادث ہے یہہ بھی ظاہر ہو کہ ممکن نہین کہ جملہ تصورات و
تصدیقات نظری ہون یا بدیہی بلکہ بعض نظری ہین اور بعض بدیہی ورنہ تحصیل علم محال یا بیفائدہ ہوی جاتی ہے کیونکہ
اگر فرض کرین کہ جملہ تصورات و تصدیقات کسبی ہین پس دو حالت سے خالی نہین یا تحصیل ایک علم کی موقوف ہوگی تحصیل علم
ثانی پر اور اسیطرح وہ علم موقوف علم ثالث پر علی ہذا القیاس اور علم آخر بھی نظری ہو پس یہان تسلسل لازم آیا یعنی مترتب
ہونا امور نامتناہی کا اور بطلان تسلسل کا برہان تطبیق اور برہان سلم وغیرہ سے ثابت ہے جسکا بیان اقم نے بخیال
تطویل کلام نہین لکھا یا دریافت ایک علم کا موقوف دوسری علم پر ہوگا اور علم ثانی پھر موقوف علم اول پر کہ مجہول ہے اور اسکو دور کہتے ہین
کہ وہ بھی مثل تسلسل باطل ہے اور دور سے بھی تسلسل ہی پیدا ہوتا ہے کیونکہ اگر کہین زید کون عمرو کا بیٹا اور عمرو کون زید کا
باپ یہہ عبارت دو حالت سے خالی نہین یا یہہ زید دوم وہی زید اول ہے یا اوسکے سوا اور کوئی شخص در صورت اول تقدم
زید مجہول لاول کا زید معلوم لآخر پر کہ اصل مین وہی ہے لازم آتا ہے پس گویا تقدم زید کا ذات زید پر ہوا اور اگر یہہ زید اور
شخص ہے اور یہہ بھی مجہول ہے پس اوسکے معلوم ہونیکے واسطے دوسرا زید و عمرو چاہیے اور وہ بھی مجہول ہین ہذا اقیاس

اونکی شناخت کیواسطے اور زید وعمرو کہ وہ بھی مجہول ہین درکار ہونگے اور یہہ بھی تسلسل ہے اور اگر فرض کرین کہ جملہ تصورات
وتصدیقات بدیہی ہین اس صورت مین بھی تحصیل علم بیجا ہے کیونکہ بدیہی وہی ہوتا ہے کہ بے فکر وتامل وتعلیم اوستاد
کے حاصل ہو پس تحصیل حاصل ہوا کہ تضیع اوقات ہے پس جب دونو صورت باطل ہوئین لامحالہ ثابت ہوا کہ بعض
تصورات وتصدیقات بدیہی ہین اور بعض نظری اب جاننا چاہیے کہ بدیہی سے نظری حاصل ہوسکتا ہے یعنی توجہ
ذہن سے امور معلومہ پر امور مجہول معلوم ہوسکتا ہے پس اون تصورات معلومہ کو جنسے تصور مجہول معلوم کیا جاوے معرف
اور قول شارح کہتے ہین جیسے تصور حیوان اور تصور ناطق کہ اونکے جمع کرنے سے تصور انسان کا معلوم ہوتا ہے اور اون تصدیقات
معلومہ کو جنسے تصدیق مجہول دریافت ہو حجت اور دلیل کہتے ہین مثلاً ہمکو معلوم کرنا ہے کہ عالم قدیم ہے یا حادث پس اگر ہم
جانتے ہین کہ عالم متغیر ہے اور جو شی متغیر ہوتی ہے وہ حادث ہوتی ہے پس امر مجہول معلوم ہوگیا کہ عالم حادث ہے
پس تصدیقات معلومہ کہ عالم متغیر ہے اور جو شے متغیر ہے وہ حادث ہے حجت ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ معرف
اور حجت فی الحقیقت معانی ہے نہ الفاظ کیونکہ حیوان ناطق کے معنی سے انسان پہچانا جاتا ہے نہ لفظ سے اور حدوث عالم معنی دو قضیہ
انھی سے ثابت ہوا نہ الفاظ اور عبارت سے پس صاحب منطق کو الفاظ سے بالذات کچھہ کام نہین مگر چونکہ معانی الفاظ وعبارات
سے مفہوم ہوتے ہین پس واجب ہوا کہ حال الفاظ مین نظر کیجاوے باعتبار اونکی دلالت کے معانی پر اور ہر آدمی کو چاہیے کہ واسطے
ادراک مجہولات کے معلومات مین نظر کرے اور طریق نظر اور اوسکی صحت وفساد کو پہچانے البتہ جو لوگ نفوس قدسیہ سے عند اللہ
موید ہین وہ ادراک مین محتاج نظر نہین اور آدمی ممتاز ہے دیگر حیوانات سے طریق نظر مین

باب اول تصورات کے بیان مین مشتمل پانچ فصل پر

فصل اول بحث دلالت مین دلالت اصطلاح مین ہونا کسی چیز کا ہے کہ اوسکے جاننے سے دوسری چیز جانی جاوے اول چیز کو
دال کہتے ہین دوسرے کو مدلول جیسے دھوان ہونے سے آگ کا ہونا جانا جاتا ہے پس دھوان دال ہے آگ مدلول اور دلالت تین
قسم پر ہے وضعی طبعی عقلی وضعی کہ وضع کو دخل ہو عقلی کہ بمقتضاء عقل ہو طبعی کہ بسبب اقتضاء طبع ہو اور ہر ایک دو قسم ہے لفظی اور غیر لفظی وضعی لفظی
جیسے دلالت لفظ زید کی شخص معلوم کی ذات پر غیر لفظی چار قسم ہے خطوط اشارات نصب عقود کہ انسے بدون تلفظ معنی مفہوم ہوتے ہین
خطوط جیسے حروف کتابی اشارات جو اعضا سے کیے جاتے ہین اور اونسے کوئی معنی مفہوم ہوتی ہین نصب جو کسی مقدار مسافت پر دلالت
کرتے ہین جیسے تالاب چاہ یا درخت یا گنبد یا منارہ یا تکیہ فقیر وغیرہ نشان کہ سر راہ ہو پس وہان پہونچنے سے مقدار مسافت طے
شدہ کی بلا تلفظ معلوم ہوجاتی ہے عقود یعنی مفاصل انگشتان دست کہ شمار اور تعداد پر دلالت کرتے ہین بترتیب مقررہ
عقلی لفظی جیسے پس دیوار سے کوئی شخص کچھہ لفظ معنی دار خواہ بے معنی کہے سامع کو دریافت ہوجاویگا کہ قائل اسکا آدمی ہے

جانور ہنہین غیر لفظی دلالت مصنوعات کی وجود صانع پر یا دلالت آگ کی دہوئین کے وجود پر یا دلالت دہوئین کی حرارت پر طبعی لفظی جیسے دلالت لفظ اُح اُح کی درد سینہ پر اگرچہ واضع نے لفظ اُح اُح بمعنی درد سینہ کے وضع نہین کیا ہی بلکہ صدور لفظ اُح اُح کا بسبب ضبط اسرار اور تقضای طبیعت کے ہی اور انتقال اس لفظ سے طرف مدلول کیلئے درد سینہ کی عقلی نہین بلکہ طبعی ہے یعنے ممارست عادت طبیعت کی اور طبیعت اُح اُح سننے سے لافظ کی بیماری درد سینہ پر آگاہ ہوتی ہے غیر لفظی جیسے دلالت سرعت نبض کی تپ پر یا سرخی رنگ چہرہ کی غصہ یا خجالت پر اور زردی اوسکی خوف پر اب معلوم ہوا کہ اس فن مین جو دلالت معتبر ہے دلالت لفظی وضعی ہے اور وہ منحصر ہے مطابقت و تضمن و التزام پر مطابقت دلالت لفظ کی ہے تمام معنے موضوع لہ پر جیسے دلالت لفظ انسان کی حیوان ناطق پر تضمن دلالت لفظ کی جزو معنی موضوع لہ پر جیسے دلالت لفظ انسان کی صرف حیوان یا صرف ناطق پر التزام دلالت لفظ کی معنے خارج از حقیقت موضوع لہ پر بشرطیکہ وہ لازم اوسکے ہو جیسے دلالت لفظ انسان کی قابل علم وصنعت پر جیسے کاتب یا آہنگر یا نجار یا مزارع پر

فصل دوم بحث تقسیم الفاظ و معانی مین

واضح ہو کہ جب کوئی لفظ معنی موضوع لہ مین استعمال کیا جاتا ہے اوسکو حقیقت کہتے ہین اور جب معنی غیر موضوع لہ یا معنی خارج از حقیقت موضوع لہ کیواسطے استعمال کرین اوسکو مجاز اور جس لفظ کا موضوع لہ ایک ہی ہوتا ہے اوسکو مفرد کہتے ہین اگر زیادہ ہون اوسکو مشترک جیسے لفظ عین کہ بمعنی چشم اور آفتاب و آب و زر و زانو وغیرہ کے ہے اور اگر ایک معنی کیواسطے دو لفظ موضوع ہون اونکو مترادفان کہتے ہین جیسے انسان و بشر اور جن دو لفظ کا موضوع لہ جدا جدا ہو اونکو متباینان کہتے ہین جیسے انسان و اسپ اور نیز لفظ دو نوع ہے مفرد و مرکب مفرد وہ کہ اوسکا جزو جزو معنی پر دلالت نکرے اور وہ چار قسم ہے اول وہ جسکے جزو ہی نہوسکین جیسے ہمزہ استفہام دوم وہ کہ جزو ہوسکین مگر وہ جزو معنی پر دلالت نکرین جیسے زید کہ اجزا اوسکے زی اجزاے شخص معلوم پر دلالت نہین کرتے سوم وہ کہ جزو ہوسکین اور وہ جزو معنی پر بھی دلالت کرین مگر جزو معنی مقصود پر دلالت نکرین جیسے لفظ فضل رسول در حالت علمیت اگرچہ لفظ فضل و رسول دونو با معنی ہین مگر وہ شخص معلوم کی اجزا پر دلالت نہین کرتے چہارم وہ کہ جزو ہوسکین اور وہ جزو جزو معنی مقصود پر بھی دلالت کرین لیکن قصد اوس دلالت کا نکیا گیا ہو جیسے حیوان ناطق کہ علم شخص انسان کا ہے اور مرکب وہ کہ جزو اوسکا جزو معنی مقصود پر دلالت کرے اور وہ دلالت قصد کی گئی ہو جیسے سنگ انداز اور مرکب دو قسم ہے تام و ناقص تام وہ کہ سکوت متکلم سے سامع کو ایسا انتظار نرہے جیسا کہ محکوم علیہ یا محکوم بہ یا محکوم بہ سے محکوم علیہ مین ہوتا ہے اور وہ تام بھی دو قسم ہے اگر فی نفسہ محتمل صدق یا کذب کا ہو اوسکو خبر و قضیہ کہتے ہین جیسے زید آتا ہے یا زید فاضل ہے اور اگر احتمال صدق اور کذب کا اوس پر جائز نہین ہے اوسکو انشا کہتے ہین

بالذات طلب پر دلالت کریں اور وہ تین قسم ہے امر جیسے جا نہی مت جا استفہام یہ کیا چیز ہے خواہ طلب پر بالذات دلالت
اور وہ سات قسم ہے تمنے جیسے کاش بدرجا ضر ہوتا ترجی امید ہے کہ زید آجاوے ندا اے دوست ادھر عرض تو مجھ کیوں
نہیں کرتا جو ملد اتجھیں مہربان ہو قسم خدا کی قسم میں سچ کہتا ہوں تعجب واہ زید کسقدر خوبصورت ہے عقود میں یہ چیز بیچتا ہوا
وہ کہ سکوت متکلم سے رفع انتظار سامع نہو وہ دو قسم ہے اول ترکیب تقییدی یعنی جسمیں جز اول مقید بجز ثانی ہو وہ بھی دو قسم ہے
مرکب اضافی جیسے زید کا غلام اور عمرو کا گھوڑا مرکب توصیفی جیسے حیوان ناطق اور بھلا آدمی غیر تقییدی بھی دو قسم ہے
وہ جو اسم و حرف سے یا اسم و رابطہ سے یا فعل و رابطہ سے مرکب ہو جیسے زید سے اور گھر تک اور آدمی ہے اور آتا ہے دوم
وہ اسم سے مرکب ہو خواہ امتزاجی جو ملکر ایک ہوگئے ہوں جیسے اکبر آباد سکندر نامہ خواہ غیر امتزاجی یعنی مرکب تعدادی جیسے
جو چار اور تیس سے مرکب ہے یہ قسم باعتبار الفاظ مرکب ہے اور باعتبار معنی مفرد یہ بھی واضح ہو کہ صرف اعتقاد معانی خبر تقیید
تصدیق ہے اور ادراک معانی مرکبات انشائیہ و مرکبات ناقص کا تصور ہے

فصل سوم بحث کلی و جزئی میں

جس چیز کا تصور مانع شرکت غیر کا اپنے ساتھ ہو اوسکو جزئی کہتے ہیں جیسے زید کہ صرف ایک ہی شخص سمجھا جاتا ہے اور اگر مانع وقوع شرکت
غیر کا نہو اوسکو کلی کہتے ہیں جیسے انسان کہ زید عمرو بکر خالد سب پر صادق آتا ہے اور جزئی یا حقیقی ہوتا ہے یا اضافی جزئی حقیقی
زید جزئی اضافی وہ کہ فی الحقیقت کلی ہو مگر بہ نسبت کلی دیگر اعلی از خود کی جزئی کہا جاوے جیسے انسان کہ بنظر زید عمرو کو کلی ہے اور بنظر حیوان
کے جزئی اضافی اور کلی پانچ قسم ہے جسکو کلیات خمسہ کہتے ہیں جنس نوع فصل خاصہ عرض عام جنس وہ جسکا اطلاق امور مختلفۃ الحقائق پر ہو
جیسے حیوان کہ انسان اور گھوڑے اور اونٹ پر صادق آتا ہے دوم نوع وہ جسکا اطلاق امور متفقۃ الحقیقت پر کہ تعداد میں مختلف ہیں
ہوتا ہو یعنی تمام ماہیت اپنے افراد کی ہو جیسے انسان کہ اپنے افراد زید عمرو بکر پر اطلاق کیا جاتا ہے اور یہ سب حیوان ناطق
حقیقت میں متفق ہیں اور عوارض معینہ سے اونمیں تفاوت ہے سوم فصل کہ جزو مساوی ماہیت باعث تمیز نوع کا ہو مشارکات سے
جیسے لفظ ناطق کہ اوسکی سبب انسان دیگر حیوانات سے ممتاز ہوتا ہے یا ناہق کہ باعث تمیز خر کا ہے دیگر حیوانات سے
تینوں کلی ذاتی کہلاتی ہیں اور ممکن ہے کہ ایک حقیقت کی کئی جنس ہوں بعض قریب بعض بعید جیسے انسان کہ اوسکا جنس حیوان اور
اور جسم نامی اور اوس سے اوپر جسم مطلق اور اوس سے اوپر جوہر ہے تو جو جنس کہ جواب میں سوال کی سب مشارکات سے کافی ہو
ہو اوسکو جنس قریب کہتے ہیں جیسے حیوان کیونکہ اگر کوئی پوچھے کہ انسان اور گھوڑا اور اونٹ سب کیا ہیں اس سوال
جواب میں حیوان صادق آتا ہے اور اگر جواب میں بعض مشارکات کو دافع ہو اوسکو جنس بعید کہتے ہیں جیسے جسم نامی جنس بعید
انسان کا کیونکہ اگر پوچھیں کہ انسان اور گھوڑا اور اونٹ کیا ہیں جواب اسکا جسم نامی نہوگا بلکہ حیوان ہوگا اور جب حیوان

جزئی حقیقی و جزئی اضافی میں نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے کیونکہ ہر جزئی حقیقی جزئی اضافی ہے اور بعض جزئی اضافی جزئی حقیقی نہیں ہوتی کیونکہ ممکن ہے کہ کلی ہو
نوع دو قسم ہے حقیقی اور اضافی حقیقی معلوم ہو چکی اضافی وہ ہو...

نباتات کے ساتھ سوال مین جمع کرینگے تو البتہ جواب جسم نامی ہوگا پس بدین اعتبار جنس تین قسم ہے عالی جسکو جنس الاجناس بھی کہتے ہین جیسے جوہر دوم سافل جیسے حیوان سوم متوسط جیسے جسم نامی یا جسم مطلق کہ نسبت جوہر کے اسفل اور نسبت حیوان کے عالی ہے اسیطرح نوع بھی تین قسم ہے نوع عالی وہ کہ اوس سے بالاتر نوع خیال نہ کی جاسکے جیسے جسم نوع سافل وہ کہ سب سے ادنی ہو جیسے انسان متوسط جیسے حیوان کہ انسان سے بالا اور جسم سے ادنی ہے پس حیوان گویا نوع اضافی ہے جسکو غیر حقیقی بھی کہتے ہین یعنے اصل مین نوع نہین بلکہ بنسبت جسم نامی کے نوع ہے اور جسم نامی نوع اضافی جسم کا ہے اور وہ نوع اضافی جوہر کا چہارم خاصہ پنجم عرض عام ان دو کلی کو عرضی کہتے ہین یعنے حقیقت افراد سے خارج ہین اگر مخصوص ایک حقیقت سے ہو اوسکو خاصہ کہتے ہین جیسے ضاحک بہ نسبت انسان کے اور وہ دو قسم ہے شاملہ جو سب افراد کو شامل ہو جیسے کاتب بالقوہ بہ نسبت انسان کے غیر شاملہ جو سب افراد کو شامل نہو جیسے کاتب بالفعل اگر دو یا زیادہ حقیقت مین مشترک ہو اوسکو عرض عام کہتے ہین جیسے ماشی یعنے چلنے والا کہ درمیان انسان و دیگر حیوانات کے مشترک ہے اور وہ بھی دو قسم ہے لازم وہ جسکا جدا ہونا ملزوم سے محال ہو جیسے ماشی بالقوہ عرض مفارق جو کبھی جدا بھی ہو جیسے ماشی بالفعل +

فصل چہارم بحث معرف مین

واضح ہو کہ معرف دو قسم ہے حد اور رسم حد وہ ہے کہ تعریف کسی ماہیت کی اوسکی ذاتیات سے کیجاے رسم وہ کہ خاصہ سے کیجاے پس معرف چار قسم ہے اول حد تام یعنے مرکب جنس قریب اور فصل قریب سے جیسے حیوان ناطق معرف انسان کا ہے دوم حد ناقص یعنے مرکب جنس بعید و فصل قریب سے جیسے جسم نامی ناطق یا جسم ناطق یا جوہر ناطق تعریف انسان مین یا جنس فقط یا فصل فقط جیسے حیوان فقط یا ناطق فقط تعریف انسان مین سوم رسم تام کہ مرکب ہو جنس قریب و خاصہ سے جیسے حیوان ضاحک تعریف انسان کی چہارم رسم ناقص کہ مرکب جنس بعید و خاصہ سے ہے جیسے جسم نامی ضاحک یا جسم ضاحک یا جوہر ضاحک تعریف انسان مین یا مرکب عرض عام و خاصہ سے جیسے موجود ضاحک تعریف انسان مین یا خاصہ فقط جیسے ضاحک فقط تعریف انسان مین یا مرکب فقط عرضیات سے جو کسی حقیقت واحدہ سے مختص ہین جیسے دو پاؤن پر راہ چلنے والا مستقیم القامت اور عریض الاظفار تعریف انسان مین + + +

فصل پنجم نسب اربعہ کے بیان مین

ہر دو کلی کے درمیان ایک نسبت ان چار مین سے ضرور ہوتی ہے اول تساوی یعنی صادق آنا ہر ایک کلی کا دوسرے کلی کے سب افراد پر اور یہ نسبت دونو طرف سے ہوتی ہے جیسے انسان اور ناطق کہ ہر انسان ناطق اور ہر ناطق انسان ہے دوم تباین کہ ہر ایک دوسرے پر کہین صادق نا وے جیسے انسان اور گھوڑا سوم عموم و خصوص مطلق یعنے صادق آنا ایک کلی کا سب افراد کلی دوسرے پر فقط ایک طرف سے جیسے انسان اور حیوان کہ ہر انسان حیوان ہے مگر ہر حیوان انسان نہین چہارم عموم و خصوص من وجہ اور وہ صادق آنا ہر ایک کلی کا دوسرے پر ہے بطریق جزئیت نہ کلیت جیسے جانور اور سفید کہ کوئی جانور سفید بھی ہوتا ہے اور بعض سفید جانور

ہوتی ہے مگر ہر جانور سفید اور ہر سفید جانور نہیں ہوتا

باب دوم تصدیقات کے بیان میں مشتمل پانچ فصل پر

فصل اول تعریف قضیہ اور اسکے اقسام کی بحث میں واضح ہو کہ تصدیق متعلق ہوتی ہے قضیہ سے اور قضیہ وہ قول ہے جسکے قائل کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں اور قضیہ کے تین جزو ہوتے ہیں اول محکوم علیہ یعنی موضوع یا مقدم دوم محکوم بہ یعنی محمول یا تالی سوم نسبت حکمیہ یعنی جو نسبت موضوع و محمول کو ربط دے اور جو لفظ ربط پر دلالت کرے اسکو حرف رابطہ کہتے ہیں جیسے زید قائم ہے پس زید موضوع قائم محمول اور ہے حرف رابطہ اور جو نسبت کہ زید اور قائم میں باہم ہے وہ نسبت حکمیہ ہے اور اصطلاح نحو میں قضیہ کو جملہ موضوع کو مبتدا یا فاعل محمول کو خبر یا فعل کہتے ہیں اور قضیہ دو قسم ہے حملیہ اور شرطیہ شرطیہ دو قسم ہے متصلہ اور منفصلہ اور ہر ایک دو قسم ہے موجبہ یعنی جسمیں حکم بالایجاب ہو سالبہ جسمیں حکم بالسلب ہو حملیہ وہ جسمیں حکم ثبوت یا سلب ایک شے کا ہو دوسری شے کیواسطے جیسے مثال بالا قضیہ حملیہ موجبہ ہے اور قضیہ حملیہ سالبہ جیسے زید قائم نہیں ہے اگر ایسا نہو اسکو شرطیہ کہتے ہیں پس اگر حکم باتصال ہے اسکو شرطیہ متصلہ کہتے ہیں مثال شرطیہ متصلہ موجبہ اگر آفتاب روشن ہے تو دن موجود ہے شرطیہ متصلہ سالبہ جیسے یہ بات نہیں ہے کہ جب آفتاب روشن ہے تو رات موجود ہو اگر حکم بانفصال ہو اسکو شرطیہ منفصلہ کہتے ہیں موجبہ جیسے یہ عدد یا جفت ہے یا طاق سالبہ نہیں ممکن کہ یہ عدد یا جفت ہو یا طاق اب معلوم ہے کہ شرطیہ متصلہ دو قسم ہے لزومیہ جسمیں نسبت اتصال یا سلب اتصال ضروری ہو جیسے گذرا اگر ضروری نہو اسکو اتفاقیہ کہتے ہیں جیسے اگر انسان گفتگو کرتا ہے تو گدہا رینگتا ہے یعنی اتصال اتفاقی ہے کیونکہ گدھے کا رینگنا آدمی کے بولنے پر منحصر نہیں اور شرطیہ منفصلہ تین قسم ہے اول حقیقیہ کہ وجود و عدم دونوں میں انفصال ہو جیسے مثال بالا میں نہ زوجیت و فردیت دونوں کا اجتماع ہو سکتا ہے نہ ارتفاع دوم مانعۃ الجمع جسمیں صرف وجود میں انفصال ہو جیسے یہ جسم یا درخت ہے یا پتھر یعنی اجتماع ممکن نہیں کہ درخت بھی ہو اور پتھر بھی ہو مگر ممکن ہے کہ نہ درخت ہو نہ پتھر بلکہ حیوان ہو سوم مانعۃ الخلو جسمیں صرف عدم میں انفصال ہو جیسے زید یا دریا میں ہے یا غرق نہو یہاں دونوں کا ارتفاع ممکن نہیں یعنی زید خشکی میں ہو اور غرق ہو جاوے مگر اجتماع ممکن ہے بجہت شناوری کے اور قضایاے شرطیہ میں محکوم علیہ کو مقدم اور محکوم بہ کو تالی کہتے ہیں اور قضیہ حملیہ میں اگر موضوع جزئی حقیقی ہو اوسکو شخصیہ مخصوصہ کہتے ہیں جیسے زید فاضل ہے یا زید فاضل نہیں ہے اور اگر کلی ہو پس اگر تعداد افراد بیان نہ کی ہو وہ دو قسم ہے طبعیہ اور مہملہ طبعیہ وہ جو نفس ماہیت پر حکم ہو جیسے انسان نوع ہے اگر ایسا نہو وہ مہملہ ہے جیسے انسان مجبور ہے اور اگر تعداد افراد بیان کردی ہو اوسکو مسورہ اور محصورہ کہتے ہیں اور وہ بھی دو قسم ہے کلیہ اور جزئیہ پس قضیہ محصورہ چار قسم ہوا موجبہ کلیہ جیسے سب انسان حیوان ہیں سالبہ کلیہ کوئی انسان پتھر نہیں ہے موجبہ جزئیہ بعض حیوان انسان ہے سالبہ جزئیہ بعض حیوان انسان نہیں ہے اور یاد رہے کہ جس قضیہ میں حرف نفی جزو موضوع کا ہو گیا ہو یا محمول کا یا دونوں کا جیسے زید نالائق ہے یا ناخواندہ ذلیل ہے یا ناخواندہ نالائق ہے ایسے

قضیہ کو معدولہ کہتے ہیں اور یہہ موجبہ ہوتا ہے اوسکو سالبہ سمجھنا چاہیے اور جز موضوع نہو جاوے اوسکو محصلہ کہتے ہیں جیسے
زید فاضل نہیں ہے یہہ سالبہ ہے اور ایک قسم قضیہ کی ہے جسمیں بیان جہت و نوع مادہ کا ہوتا ہے اوسکو موجہہ و منوعہ کہتے ہیں
وہ دو قسم ہے بسیطہ و مرکبہ بسیطہ آٹھہ قسم ہے اول ضروریہ مطلقہ اسمین درمیان موضوع و محمول کے نسبت مستحیل الانفکاک ہوتی ہے
یعنے ضرورت ثبوت یا سلب محمول کی موضوع کے واسطے تا بقاے ذات موضوع جیسے ہر انسان حیوان ہوتا ہے بالضرورۃ
یا کوئی انسان پتھر نہیں ہوتا بالضرورۃ دوم دائمہ مطلقہ اسمین موضوع کے واسطے ثبوت یا سلب محمول بطور دوام کے ہو جیسے
آسمان متحرک ہے ہمیشہ یا پتھر متحرک نہیں ہمیشہ مثال ضروریہ مین ظاہر ہے کہ جب تک حیوان نہوگا انسان بھی نہوگا بلکہ
نباتات یا جمادات سے ہوگا اور مثال دائمہ مین ضرور نہیں کہ اگر متحرک نہو تو آسمان بھی نہو سوم مشروطہ عامہ اسمین ثبوت
یا سلب مذکور بشرط وصف عنوانی ضروری ہوتا ہے یعنی وصف بالفعل جیسے ہر کاتب اپنی اونگلیاں بالضرورۃ ہلاتا ہے جب تک
لکھتا ہے نہ ہمیشہ یا ایسا نہیں ہے کہ کاتب کی اونگلیاں نہ ہلتی ہون جسوقت لکھتا ہے نہ ہمیشہ چہارم عرفیہ عامہ جسمیں ثبوت
یا سلب محمول دائما ہو بشرط وصف عنوانی کے جیسے ہر شخص خوابیدہ ہے جب تک سوتا ہے غرض اس سے یہہ نکلتی
ہے کہ کوئی خوابیدہ بیدار نہیں کہلاویگا جب تک سوتا ہے سالبہ اسکا کوئی خوابیدہ جب تک سوتا نہیں ہے خوابیدہ
نہیں ہے پنجم وقتیہ مطلقہ اسمین ثبوت مذکور وقت معین مین ہوتا ہے جیسے چاند کو گہن ہوتا ہے جسوقت زمین حائل ہوجاتی ہے
اوسکی اور آفتاب کے درمیان یا ہرگز چاند کو گہن نہیں ہوتا وقت تربیع کے ششم منتشرہ مطلقہ اسمین ثبوت یا سلب وقت غیر معین
مین ہوتا ہے جیسے آدمی کسی وقت مین اوقات سے سانس لیتا ہے یا کوئی آدمی سانس نہیں لیتا کسی وقت مین اوقات سے
ہفتم مطلقہ عامہ اسمین ہمیشہ کو سلب معتبر ہے جیسے ہر آدمی ہنستا ہے باطلاق عام یا کوئی آدمی ہنستا نہیں باطلاق عام ہشتم ممکنہ عامہ اسمین
سلب ضرورت کی معتبر ہے طرف مخالف سے جیسے انسان کاتب ہے بامکان عام یعنی بعدم ضرورت سالبہ اسکا انسان کاتب نہیں
بامکان عام یعنی وجود ضروری نہیں اور موجہات مرکبہ کہ قضایا موجہہ بسیطہ سے مرکب ہیں سات ہیں اول مشروطہ خاصہ اور یہہ مشروطہ
عامہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے مرکب ہے جیسے ہر کاتب اپنی اونگلیاں ہلاتا ہے جب تک لکھتا ہے نہ ہمیشہ یعنی کوئی کاتب اپنی انگلیاں
نہیں ہلاتا بالفعل سالبہ کسی کاتب کی اونگلیاں نہیں ٹھہرتین جبتک لکھتا ہے نہ ہمیشہ یعنی جو کاتب ہے اوسکی اونگلیاں ساکن ہین بالفعل
دوم عرفیہ خاصہ اور یہہ مرکب عرفیہ عامہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے ہے جیسے کوئی خوابیدہ بیدار نہیں کہلاویگا جبتک سوتا ہے نہ ہمیشہ یعنے
کوئی خوابیدہ سوتا ہوا نہیں ہے بالفعل سالبہ کوئی خوابیدہ خوابیدہ نہیں ہے جبتک بیدار رہے نہ ہمیشہ یعنی ہر خوابیدہ سوتا ہوا ہے
بالفعل سوم وقتیہ کہ مرکب ہے وقتیہ مطلقہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے ہے جیسے چاند کو گہن ہوتا ہے جسوقت زمین حائل ہوجاتی ہے اوسکے
اور آفتاب کے درمیان نہ ہمیشہ یعنی چاند کو گہن نہیں ہے بالفعل سالبہ چاند کو گہن نہیں ہوتا ہے وقت تربیع کا ہمیشہ یعنی چاند کو گہن ہو جاتا ہے

بالفعل چہارم منتشرہ کہ مرکب منتشرہ مطلقہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے ہو جیسے آدمی سانس لیتا ہو کسی وقت مین اوقات سے
نہ ہمیشہ یعنی کوئی آدمی سانس نہین لیتا بالفعل سالبہ آدمی سانس نہین لیتا کسی وقت مین اوقات سے نہ ہمیشہ یعنی آدمی سانس لیتا ہے
بالفعل پنجم وجودیہ لادائمہ کہ مرکب دو قضیہ مطلقہ عامہ سے ہو ایک موجبہ دوسرا سالبہ جیسے ہر انسان ہنسنے والا ہی باطلاق
عام و ہمیشہ یعنی کوئی انسان نہین ہنستا بالفعل سالبہ کوئی آدمی نہین ہنستا بالفعل نہ ہمیشہ یعنی آدمی ضاحک ہے باطلاق
عام ششم وجودیہ لاضروریہ کہ مرکب ممکنہ عامہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے ہو جیسے ہر انسان متنفس ہے بالفعل نہ بالضرور یعنی ہر انسان نہ
متنفس ہونا ضروری ہے بامکان عام سالبہ جیسے کوئی انسان متنفس نہین ہے بالفعل نہ بالضرور یعنی ہر انسان متنفس ہے بامکان عام
ہفتم ممکنہ خاصہ کہ مرکب دو ممکنہ عامہ سے ہے ایک موجبہ دوسرا سالبہ جیسے انسان کاتب ہے بامکان خاص یہان ثبوت
کتابت انسان کیواسطے ضروری نہین اور سلب کتابت بھی ضروری نہین سالبہ کوئی انسان کاتب نہین بامکان خاص یہان بھی ثبوت
اور سلب دونو ضروری نہین اب واضح ہو کہ یہ سب مثالین موجہات حملیہ کی تہین قضایا ئے شرطیہ بھی موجہہ ہو سکتی ہین اقسام بطور
مثال دو قضیہ لکھتا ہون باقی خود بخود فکر سے معلوم ہو سکتے ہین شرطیہ متصلہ ضروریہ مطلقہ اگر زید آدمی ہے تو حیوان ہے بالضرورۃ شرطیہ
متصلہ مشروطہ عامہ اگر زید لکھنے والا ہے تو اوسکی انگلیان بالضرورت ہلتی ہین جب لکھتا ہو

فصل دوم بحث تناقض مین

تناقض عبارت ہے اختلاف دو قضیہ سے ایجاب و سلب مین ایک مقام پر اور باعث تناقض قضیتین اتحاد آٹھ شئے
کا ہے اول اتحاد موضوع کا جیسے زید دانا ہے اور زید احمق ہے دوم اتحاد محمول جیسے خواندہ ذلیل ہے
اور ناخواندہ ذلیل ہے سوم اتحاد مکان چہارم اتحاد زمان مثال دونوں کی زید مسجد مین صبح کو نماز
پڑھتا ہے اور زید مسجد مین صبح کو شراب پیتا ہے پنجم اتحاد شرط جیسے زید اگر دانا ہے تو حیوانات کا
دوست ہے اور زید اگر دانا ہے تو حیوانات کا دشمن ہے ششم اتحاد نسبت زید عمرو کا بیٹا دانا ہے
اور زید عمرو کا بیٹا احمق ہے ہفتم اتحاد جزو و کل زید خوبصورت ہے اور زید بدشکل ہے یہان اگر اختلاف
جزو و کل کا ہو تو تناقض نہ رہیگا جیسے زید خوبصورت ہے اور زید کے پاؤن بدشکل ہین ہشتم قوت و فعل
زید فاضل ہے اور زید امی ہے اگر ایک قضیہ مین لفظ بالقوہ دوسرے مین بالفعل زیادہ کرین رفع تناقض
ہو جاوے اب واضح ہو کہ نقیض ایک قضیہ کا وہ دوسرا قضیہ ہے کہ سلب و ایجاب و کلیت و جزئیت و جہت
مین ایک دوسرے کے مخالف ہو اسطرح کہ ہر ایک کے صدق سے دوسرے کا کذب اور ہر ایک کے
کذب سے دوسرے کا صدق پایا جاوے پس نقیض موجبہ کلیہ کا سالبہ جزئیہ ہوتا ہے جیسے نقیض اس

قضیے کا کہ سب آدمی حیوان ہین یہ قضیہ ہے کہ بعض آدمی حیوان نہین اور نقیض سالبہ کلیہ کا موجبہ جزئیہ ہوتا ہے جیسے نقیض اس قضیہ کا کہ کوئی انسان حیوان نہین یہ قضیہ ہے کہ بعض انسان حیوان ہے

فصل سوم عکس مستوی و عکس نقیض کے بیان مین

عکس مستوی قضیہ کا وہ قضیہ ہے کہ جزو ثانی کو جزو اول اور جزو اول کو جزو ثانی کردین اس طرح کہ ایجاب و سلب و صدق اصلی مین فرق نہ پڑے پس عکس مستوی موجبہ کلیہ کا موجبہ جزئیہ ہے جیسے کل انسان حیوان ہوتے ہین اور بعض حیوان انسان ہوتا ہے اور عکس موجبہ جزئیہ کا موجبہ جزئیہ ہے جیسے بعض حیوان انسان ہے اور بعض انسان حیوان ہے اور سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ ہے جیسے کوئی آدمی پتھر نہین اور کوئی پتھر آدمی نہین اور سالبہ جزئیہ کا عکس نہین ہو سکتا جیسے بعض حیوان آدمی نہین ہے درست ہے اور بعض آدمی حیوان نہین ہے غلط ہے اور عکس نقیض وہ ہے کہ نقیض موضوع کو محمول اور نقیض محمول کو موضوع قرار دین جیسے کل انسان حیوان ہین اور کل لاحیوان لاانسان ہین

فصل چہارم حجت مین

11

حجت تین قسم ہے اول قیاس اور وہ استدلال ہے حال کلی سے حال جزئی پر جیسے کل انسان حیوان ہین اور کل حیوان جسم ہین پس قیاس ہوا کہ کل انسان جسم ہین پس حال کلی یعنی حیوان سے حال جزئی یعنی انسان پر دلالت ہوئی دوم استقرا یعنی استدلال حال جزئی سے حال کلی پر جیسے ہر انسان و طیور و بہائم کھانے کے وقت نیچے کا جبڑا ہلاتا ہے پس معلوم ہوا کہ سب حیوانات کھانے کے وقت نیچے کا جبڑا ہلاتے ہین یہان حال جزئیات یعنی انسان و طیور و بہائم سے حال کلی حیوان پر دلالت کی گئی سوم تمثیل وہ دلالت کرنا ہے حال جزئی سے حال جزئی پر بسبب اشتراک کسی امر کے اون مین جیسے کہین کہ بھنگ حرام ہے کیونکہ شراب حرام ہے اور دونون جزئی ہین مسکر کی یعنی دونون مین نشہ ہے مگر واضح ہو کہ استقرا و تمثیل مفید ظن ہین اور قیاس مفید یقین پس عمدہ درباب تصدیقات قیاس ہے اور قیاس عبارت قول مولف من القضایا سے ہے کہ اوسکے سبب سے قول دیگر لازم آئے جیسے اگر کہین کہ عالم متغیر ہے اور جو متغیر ہے سو حادث ہے پس لازم آتا ہے یہ قول کہ عالم حادث ہے اور اوسکو نتیجہ اور ماحصل کہتے ہین اور بعض قیاس کی بنا تخیل پر ہوتی ہے اوسکو شعر کہتے ہین جیسے ہمارا دل شب سیاہ زلف یار مین گم ہو گیا اور جیسے شراب بہت ذائقہ دار ہے اور شہد قی لاتا ہے اور تخییل اکثر کام آتا واسطے ترغیب اور ترہیب کے آتا ہے دوم جدل وہ دو قسم ہے مشہور و مسلمہ جیسے سخاوت بہتر ہے یا رحم

نحو جون پر اچھا ہے اور دیکھ کرنا حیوانات کا برا ہے اور مسلمات جیسے تسلیم مسائل فقہ باظہار فقیہ یا تسلیم مقدمات
طبی باظہار طبیب سوم خطابت کہ مراد قضایا ہے اعتقادی وظنی سے ہے نہ یقینی جیسے کمالات ولیا و بزرگان چہارم
سفسطہ کہ بنا اوسکی وہم اور شک پر ہے اور اوسکو مغالطہ اور حکمت مموہہ بھی کہتے ہین جیسے خوف کرنا شیر سے
کیونکہ مردم خوار ہے شاید مجھکو بھی کہا جاوے اور برہان مرکب مقدمات یقینی سے ہوتا ہے جیسے برہان
ہندسی اور برہان دو قسم ہے انی و لمی اگر حد اوسط علت ہو واسطے ثبوت اکبر کے اصغر کے لیے ذہن
اور نفس الامر مین وہ برہان لمی جیسے یہہ شخص متعفن الاخلاط ہے اور ہر متعفن الاخلاط محموم ہوتا ہے نتیجہ پس
یہہ شخص محموم ہے یہان متعفن اخلاط علت حکم محموم ہونے کا ہے شخص پر اور اگر علت ثبوت اکبر کی اصغر کے
لیے صرف ذہن مین ہو نہ نفس الامر مین وہ برہان انی ہے جیسے یہہ شخص محموم ہے اور ہر محموم متعفن الاخلاط
ہوتا ہے نتیجہ یہہ شخص متعفن الاخلاط ہے پس حمی علت تعفن اخلاط کا ہے فقط ذہن مین نہ نفس الامر مین اور
واضح ہو کہ قیاس دو قسم ہے اول اقترانی جسمین نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور نہو جیسے مثال بالا مین دوم
استثنائی جسمین نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور ہو جیسے اگر یہہ آدمی ہوگا تو حیوان بھی ہوگا لیکن آدمی ہے
پس حیوان بھی ہے یا لیکن حیوان نہین پس آدمی بھی نہین اب یاد رہے کہ مقدمات قیاس اقترانی
مین مقدمہ اول کو صغرے اور مقدمہ ثانی کو کبرے اور موضوع نتیجہ کو اصغر اور محمول نتیجہ کو اکبر کہتے ہین
اور جو لفظ دونون مقدمات قیاس مین مکرر آتا ہے اور واسطہ اور اک نسبت درمیان موضوع
محمول مطلوب کے ہوتا ہے اوسکو حد اوسط کہتے ہین جیسے کل انسان حیوان ہین اور کل حیوان حساس ہین
نتیجہ کل انسان حساس ہین یہان انسان اصغر حساس اکبر حیوان حد اوسط ہے اور یہہ مقدمہ کہ کل انسان حیوان
ہین صغرے اور یہہ کہ کل حیوان حساس ہین کبرے ہے اور صغرے و کبرے کی ترکیب و تالیف سے
جو ہیئت حاصل ہوتی ہے اوسکو شکل کہتے ہین پس قیاس اقترانی سے چار شکل نکلتی ہین شکل اول
وہ کہ حد اوسط صغرے مین محمول اور کبرے مین موضوع واقع ہو دوم وہ کہ صغرے و کبرے دونون
مین محمول ہو سوم وہ کہ دونون مین موضوع ہو چہارم وہ کہ صغرے مین موضوع اور کبرے مین
محمول واقع ہو

فصل پنجم اشکال کے بیان مین

مفصل حال اشکال اربعہ کا نقشہ ذیل سے واضح ہوگا

اور واضح ہو کہ قیاس استثنائی دو قسم ہے اتصالی و انفصالی اتصالی وہ جو متصلہ لزومیہ سے مرکب ہو پس اگر
وضع مقدم سے مرکب ہے اوسکا نتیجہ وضع تالی ہوگا جیسے اگر یہ جسم انسان ہوگا تو حیوان بھی ہوگا لیکن انسان ہے
پس حیوان بھی ہے اور اگر رفع تالی سے مرکب ہے اوسکا نتیجہ رفع مقدم ہوگا جیسے مثال مذکور مین اس طرح
لیکن حیوان نہین ہے پس انسان بھی نہوگا اور انفصالی وہ ہے کہ مرکب ہو شرطیہ منفصلہ حقیقیہ سے پس اگر وضع احد الجزئین
سے ہے تو نتیجہ رفع جزو دیگر ہوگا اور اگر رفع احد الجزئین سے ہے تو نتیجہ وضع جزو دیگر ہوگا پس اوسکے چار نتیجہ ہوسے جیسے
کہین کہ یہ عدد یا جفت ہوگا یا طاق لیکن جفت ہے پس طاق نہین لیکن طاق ہے پس جفت نہین لیکن جفت نہین پس طاق ہے
لیکن طاق نہین پس جفت ہے اور اگر مرکب ہو منفصلہ مانعۃ الجمع سے مع وضع احد الجزئین اوسکا نتیجہ رفع جزو
دیگر ہوگا پس اوسکے دو نتیجہ ہونگے جیسے کہین یہ جسم یا درخت ہے یا پتھر لیکن درخت ہے پس پتھر
نہین لیکن پتھر ہے پس درخت نہین ہے اور اگر مرکب منفصلہ مانع الخلو سے ہے مع رفع احد الجزئین پس نتیجہ
وضع جزو دیگر ہوگا اور اوسکے بھی دو نتیجہ ہین جیسے یہ جسم یا لا حجر ہے یا لا شجر لیکن حجر ہے پس لا شجر ہے لیکن شجر
ہے پس لا حجر ہے فقط

تمت

قطعہ تاریخ تصنیف کتاب طبع زاد منشی انبکا پرشاد صاحب جوہر برادر مصنف

جوہر یہ رسالہ جب ہوا ختم
ہی جو کہ ہر ایک دلکو مرغوب
ہاتف نے کہا بصد بشارت
اردو مین ہوا رسالہ یہ خوب

۱۲۸۶ھ

قطعہ تاریخ تصنیف چکیدۂ قلم جادو رقم المعی لوذعی جناب منشی رام دیال صاحب رسا بدایونی

یہ رسالہ جب ہوئی کتاب تمام
علم و فضائل کا فروغ ہوا
اسکی تصنیف سے مصنف کے
نجم اقبال کا فروغ ہوا

فکر تاریخ کی جو مینے رسا
مادہ سال کا فروغ ہوا
١٢٩٦ھ

قطعہ تاریخ تصنیف شاعر شیرین مقال ناظم بے نظیر پنڈت دین دیال صاحب متخلص بہ بشیر بدایونی شاگرد گوہر

منشی صاحب دیبی پرشاد اہل فن
علم مین ہین کہ یکتاے زمن
اونکی جب تصنیف یہ نسخہ چھپا
علم منطق مین بہ فضل ذو المنن
فکر تھی تاریخ کی مجھکو بشیر
بول اوٹھا ہاتف ریاض علم و فن
١٢٩٦ھ

قطعہ تاریخ تصنیف شاعر باکمال ہمرتبہ جامی و نظامی و خاقانی جناب منشی پیاری لال صاحب متخلص بہ ہادی سہسوانی

جیسا یہ منطق کا اردو مین ہوا ہے ترجمہ
حق تعالے نے اونھین ہی صاحب جوہر کیا
خوب پسند آئی نہایت دلکو میرے یہ کتاب
ترجمہ ایسا کسی سے ہوویگا کمتر کیا
گو رسالے اور بھی ہین آپکی تصنیف سے
غور سے تاریخ مین بیٹھے بھی اک دم بھر کیا
ہے یہی تاریخ اسکی ترجمہ بہتر کیا
١٢٨٨ھ
منشی صاحب اس رسالہ کو مصنف [illegible]
یہ کمال اس نسخہ مین [illegible] کیا
یون [illegible] ہادی بھی [illegible]

خاتمۃ الطبع

الحمد والمنۃ کہ اندنون یہ رسالہ خلاصۃ المنطق مصنفہ جناب منشی دیبی پرشاد صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس سہسوان کا مطبع جناب منشی نولکشور مین بماہ جون سنہ ١٨٨٠ عیسوی چھپکر طیار ہوا